احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

سوموار 13- مارچ 2000ء

روزنامہ
CPL 61

# الفضل ربوہ

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 13 مارچ 2000ء- 6 ذی الحج 1420 ہجری- 13 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 60


## توبہ واستغفار

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گناہ کر بیٹھو تو اللہ سے استغفار کرو- کیونکہ گناہ سے توبہ کی علامت ندامت اور استغفار ہے-

(مسند احمد - باقی مسند الانصار حدیث 25077)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

18- نومبر 1901ء مسٹر ڈکسن کا سوال "کیا خدا اس جہان میں سزا دیتا ہے- یا دوسرے جہان میں؟"

حضرت اقدس: "میں نے آپ کے سوال کو سمجھ لیا ہے- جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی معرفت ہمیں بتایا ہے اور واقعات صحیحہ نے جس کی شہادت دی ہے- اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سزا و جزا کا قانون خدا نے ایسا مقرر کیا ہے کہ اس کا سلسلہ اسی دنیا سے شروع ہو جاتا ہے اور جو شوخیاں اور شرارتیں انسان کرتا ہے' وہ بجائے خود انہیں محسوس کرتا ہے یا نہیں کرتا- ان کی سزا اور پاداش جو یہاں ملتی ہے' اس کی غرض تنبیہہ ہوتی ہے تاکہ توبہ اور رجوع سے شوخ انسان اپنی حالت میں نمایاں تبدیلی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ عبودیت کا جو رشتہ ہے اس کو قائم کرنے میں جو غفلت اس نے کی ہے اس پر اطلاع پا کر اسے مستحکم کرنا چاہئے- اس وقت یا تو انسان اس تنبیہہ سے فائدہ اٹھا کر اپنی کمزوری کا علاج اللہ تعالیٰ کی مدد سے چاہتا ہے اور یا اپنی شقاوت سے اس میں دلیر ہو جاتا ہے اور اپنی سرکشی اور شرارت میں ترقی کرکے جہنم کا وارث ٹھہر جاتا ہے- اس دنیا میں جو سزائیں بطور تنبیہہ دی جاتی ہیں' ان کی مثال مکتب کی سی ہے- جیسے مکتب میں کچھ خفیف سی سزائیں بچوں کو ان کی غفلت اور سستی پر دی جاتی ہیں- اس سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ علوم سے انہیں استاد محروم رکھنا چاہتا ہے' بلکہ اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انہیں اپنی غرض پر اطلاع دے کر آئندہ کے لئے زیادہ محتاط اور ہوشیار بناوے- اسی طرح پر اللہ تعالیٰ جو شرارتوں اور شوخیوں پر کچھ سزا دیتا ہے' تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ نادان انسان جو اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے اپنی شرارت اور اس کے نتائج پر مطلع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت سے ڈر جاوے اور اس کی طرف رجوع کرے- میں نے اپنی جماعت کے سامنے بارہا اس امر کو بیان کیا ہے اور اب آپ کو بھی بتاتا ہوں کہ جب انسان ایک کام کرتا ہے- خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی ایک فعل اس کے نتیجہ کے طور پر مرتب ہوتا ہے- مثلاً جب ہم کافی مقدار زہر کی کھالیں گے' تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم ہلاک ہو جائیں گے- اس میں زہر کھانا یہ ہمارا اپنا فعل تھا- اور خدا کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوا کہ اس نے ہلاک کر دیا- یا مثلاً یہ کہ اگر ہم اپنے گھر کی کوٹھڑی کی کھڑکیاں بند کرلیں' تو یہ ہمارا فعل ہے- اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا کہ کوٹھڑی میں اندھیرا ہو جائے گا- اس طرح پر انسان کے افعال اور اس پر بطور نتائج اللہ تعالیٰ کے افعال کے صدور کا قانون دنیا میں جاری ہے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 16-17)

## خطبہ عیدالاضحیہ اور خطبہ جمعہ کے اوقات

(پاکستانی وقت کے مطابق)

مورخہ 17- مارچ 2000ء عیدالاضحیہ کے روز عید اور جمعہ کے خطبات لائیو نشر نہیں ہوں گے ریکارڈنگ دکھائی جائے گی اوقات درج ذیل ہیں-

خطبہ عیدالاضحیہ: ساڑھے چھ بجے شام یہ خطبہ رات سوا ایک بجے اور ہفتہ کی صبح 6 بجے دوبارہ دکھایا جائے گا-

خطبہ جمعہ: رات آٹھ بجے یہ خطبہ رات 30-2 اور ہفتہ کی صبح 15-7 پر دوبارہ دکھایا جائے گا-

## یوم مسیح موعود

○ امراء اضلاع- صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ 23- مارچ یوم "مسیح موعود" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کرکے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹ ارسال فرمائیں-

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

## قربانی کروانے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

○ بیرون ربوہ سے دارالضیافت کے ذریعہ جانوروں کی قربانی کرانے والے خواہش مند احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ریٹس حسب ذیل ہوں گے-

1- قربانی بکرا -/3000 روپے

2 حصہ گائے -/1500 روپے

ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی رقوم 13- مارچ تک بھجوادیں-

(نائب ناظر ضیافت- ربوہ)

حافظ عبدالحلیم صاحب

# اردو کلاس کی باتیں نمبر 92

کلاس نمبر 186
ریکارڈشدہ 7-جولائی 1996ء

## محاورہ

ہاتھ لمبے ہونا۔
اس ضمن میں ایک لطیفہ ہے۔

ایک خاوند ہاتھ چلانے میں اور شاہ خرچی میں کافی مشہور تھے۔ ایک دفعہ گھر میں بیٹھے ہوئے بیوی نے کھلی ہوئی کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے طنزاً کہا کہ آپ بے شک دور ہیں مگر آپ کے چونکہ ہاتھ لمبے ہیں اس لئے آپ کھڑکی بند کر دیں۔ خاوند نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تم زبان سے بند کر دو کیونکہ تمہاری زبان خاصی لمبی ہے۔

اس کے متعلق ایک شعر بھی ہے۔

فلک نہ دور رکھ اس سے کہ میں ہی نہیں
دراز دستیٔ قاتل کے امتحاں کے لئے

رسول اللہ ﷺ نے فلک اور زمانہ کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے۔ شعراء عموماً خدا کے معنی میں فلک یا زمانے کو استعمال کرتے ہیں عربوں میں بھی رواج تھا۔ اسی لئے حضور ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ بات خدا تک پہنچتی ہے۔ مگر پھر بھی ہمارے ہاں شعروں میں ایسے محاورے ملتے ہیں۔

فلک نہ دور رکھ اس سے کہ میں ہی نہیں
دراز دستیٔ قاتل کے امتحاں کے لئے

شاعری میں دوست کو قاتل کہا جاتا ہے۔ لمبے ہاتھوں میں دو پہلو بیان کئے گئے ہیں۔

نمبر1- میرے دوست کے لمبے ہاتھوں کے مارنے کے لئے میں ہی رہ گیا ہوں

نمبر2- لمبے ہاتھوں میں دوری کا پہلو بھی ہے کہ وہ دور بیٹھا ہوا مار رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:-

یہ وجہ ہے کہ مجھے غالب بہت پسند ہے۔ اس کے تھوڑے لفظوں میں زیادہ معانی آ جاتے ہیں۔

تمہاری کلاس کے بھی ہاتھ لمبے ہیں۔ جب میں کینیڈا گیا تھا یہ وہاں بھی پہنچی ہوئی تھی۔

ایک موقعہ پر حضور نے عزیزہ شاہدہ بنت محمد اسماعیل آڈو صاحب المعروف بڑا بچہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

شاہدہ تم نے بہت اچھا نغمہ پڑھا تھا شاباش۔ جاتے ہی مجھے فون آگیا کہ اس نے تو حد ہی کر دی۔ اس نے تو غضب کر دیا۔

لمبے ہاتھ اچھے معنوں میں

مایہ کو مایہ ملے کر کر لمبے ہاتھ
تلسی داس غریب کی کوئی نہ پوچھے بات

تلسی داس صوفی شاعر ہے.... بہت اچھا قابل اور گہرا شاعر ہے۔

فرمایا:- یہ بری بات ہے آپ لوگوں کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ آپ لوگ تلسی داس کو بھی پوچھیں۔ اس سے بھی ملیں۔ امیر غریب کا فرق نہ کریں۔ اچھا برا دیکھا کریں۔ اچھا ہو تو لمبے ہاتھ کر کے ملیں۔ اور اگر کوئی برا ہو تو اسے دور سے ہی سلام

محاورہ:- کل پڑنا

تو ہی بتا کہ کس طرح تیرے بغیر کل پڑے

حضرت مسیح موعود کا بھی ایک شعر ہے۔ خدا کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

## لطیفہ

○ ایک بہت امیر کبیر آدمی دماغ خریدنے کے لئے ایسے سٹور پر پہنچا جہاں مختلف قسم کے مختلف قیمتوں کے دماغ تھے اس نے پوچھا یہ دماغ کتنے کا ہے۔ دوکاندار نے کہا سو ڈالر کا۔ اور یہ والا دو سو ڈالر کا۔ یہ دماغ تاجر کا ہے۔

اور یہ دیکھیں یہ فلاں سائنسدان کا ہے یہ اتنے سو ڈالر کا ہے۔

ایک دماغ الگ رکھا ہوا تھا اور خوب سجایا ہوا تھا۔ دوکاندار سے جب اس امیر آدمی نے اس دماغ کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا یہ بہت مہنگا ہے یہ کم از کم ایک لاکھ ڈالر کا ہے۔

اس میں کیا خاص بات ہے گاہک نے کہا۔

بات دراصل یہ ہے کہ یہ ایک پارلیمینٹیرین کا دماغ ہے ہزار دماغ کھرچ کھرچ کے یہ بمشکل اتنا تھوڑا سا بنا ہے دوکاندار نے جواباً کہا۔

## گیت

آخر پر حضور انور کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے محترمہ شوکت ہادی صاحبہ نے معروف کلام مترنم آواز میں سنایا تمام بچوں نے ساتھ مل کر دہرایا۔ پیارے آقا بھی ساتھ ساتھ دہرا رہے تھے۔

محبت کے نغمات گائیں گے ہم
اخوت کی تانیں اڑائیں گے ہم

جہاں تک نہ پہنچی ہو آواز حق
وہاں جا کے قرآں سنائیں گے ہم

کسی سے نہیں ہے ہمیں دشمنی
کسی کا نہ دل تک دکھائیں گے ہم

یہ مانا کہ ہیں طفل مکتب ابھی
مگر کل جہاں کو پڑھائیں گے ہم

# غزل

اول آئینے سے الفت ہو گئی
غور سے دیکھا تو نفرت ہو گئی

اپنے خادم کی خطائیں دیکھ کر
اور بھی اس پر عنایت ہو گئی

عشق کا الزام ثابت ہو گیا
اب تو سچائی بھی تہمت ہو گئی

مسکراتا ہی رہا وہ عمر بھر
مسکرانا اس کی عادت ہو گئی

وہ اکیلا اور اس کے اردگرد
چاہنے والوں کی کثرت ہو گئی

جس قدر نزدیک سے دیکھا اسے
اتنی ہی اس سے محبت ہو گئی

ہوں تو اک ذرہ مگر حیران ہوں
کس طرح سورج سے نسبت ہو گئی

رات بھر ہوتا رہا راز و نیاز
دن چڑھے تصویر رخصت ہو گئی

پابجولاں ہم بھی بلوائے گئے
کوئی تو ملنے کی صورت ہو گئی

غیر کو مضطر ہے ناحق اعتراض
ہو گئی جس سے محبت ہو گئی

1980 - چوہدری محمد علی

## میرے دل پر چوٹ لگی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:-

"ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ خود آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

(ملفوظات جلد اول ص 442 طبع اول دسمبر 1936ء)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

انسان کو چاہئے تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے

# توکّل علی اللّٰہ کی حقیقت

از تحریراتِ حضرت مسیح موعود

مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب

## توکل کے معنے

انسان کو چاہئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا۔ تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نے توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا آپ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی۔ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا۔ تو ٹھیک ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 566)

## خدا متکفل ہے

اصل میں توکل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے بشرطیکہ سچے دل سے توکل کے اصلی مفہوم کو سمجھ کر صدق دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا اور مستقل مزاج ہو۔ مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جاوے۔ دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے اور اس کے کام بھی ایسے ہی ہیں۔ پس انسان کو لازم ہے کہ اس کا غم نہ کرے اور آخرت کا فکر زیادہ رکھے۔ اگر دین کے غم انسان پر غالب آجاویں تو دنیا کے کاروبار کا خود خدا متکفل ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 543)

## ضائع نہیں جاتے

توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کر لیں تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ (دین) میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی۔ ہندوستان میں قطب الدینؒ اور معین الدینؒ خدا کے اولیاء گزرے ہیں۔ ان لوگوں نے پوشیدہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی مگر خدا تعالیٰ نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 248، 249)

## رعایت اسباب اور توکل

ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ نے رعایت اسباب کی ترغیب دی ہے اور اس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے۔ اگر رعایت اسباب نہ کی جاوے تو انسانی قوتوں کی بیحرمتی کرنا اور خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے، کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ بالکل رعایت اسباب کی نہ کی جاوے، ضروری ہو گا کہ تمام قوتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں بالکل بیکار چھوڑ دیا جاوے اور ان سے کام نہ لیا جاوے۔ اور ان سے کام نہ لینا اور ان کو بیکار چھوڑ دینا خدا تعالیٰ کے فعل کو لغو اور عبث قرار دینا ہے۔ جو بہت بڑا گناہ ہے۔ پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے، بلکہ رعایت اسباب اپنی حد تک ضروری ہے۔ آخرت کے لئے بھی اسباب ہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور بدیوں سے بچنا اور دوسری نیکیوں کو اختیار کرنا اس لئے ہے کہ اس عالم اور دوسرے عالم میں سکھ ملے، تو گویا یہ نیکیاں اسباب کے قائم مقام ہیں۔

اسی طرح پر یہ بھی خدا تعالیٰ نے منع نہیں کیا کہ دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اسباب کو اختیار کیا جاوے۔ نوکری والا نوکری کرے۔ زمیندار اپنی زمینداری کے کاموں میں رہے۔ مزدور مزدوریاں کریں تا وہ اپنے عیال و اطفال اور دوسرے متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو ادا کر سکیں۔ پس ایک جائز حد تک یہ سب درست ہے اور اس کو منع نہیں کیا جاتا، لیکن جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دار و مدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا، تو میں بھوکا مرجاتا۔ یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا، تو میرا برا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائیداد یا اور اور اسباب و احباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے بکلی دور جا پڑے۔ یہ خطرناک شرک ہے، جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔ (۔) قرآن شریف اس قسم کی آیتوں سے بھرا پڑا ہے کہ وہ متقیوں کا متولی اور متکفل ہوتا ہے تو پھر جب انسان اسباب پر تکیہ اور توکل کرتا ہے، تو گویا خدا تعالیٰ کی ان صفات کا انکار کرتا ہے اور ان اسباب کو ان صفات سے حصہ دیتا ہے اور ایک اور خدا اپنے لئے ان اسباب کا تجویز کرتا ہے، چونکہ وہ ایک پہلو کی طرف جھکتا ہے۔ اس سے شرک کی طرف گویا قدم اٹھاتا ہے۔ جو لوگ حکام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں۔ ان کے دل میں ان کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دور پھینک دیتا ہے۔ پس انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے، بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے۔ وہ انسان کو یہ سکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ساری عزتیں، سارے آرام اور حاجات براری کا متکفل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے۔ اس لئے مقدم ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔ اسی توحید سے ایک محبت خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ نفع و نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے۔ محسن حقیقی وہی ہے۔ ذرہ ذرہ اسی سے ہے۔ کوئی دوسرا درمیان نہیں آتا۔ جب انسان اس پاک حالت کو حاصل کر لے۔ تو وہ موحد کہلاتا ہے۔ غرض ایک حالت توحید کی یہ ہے کہ انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے، بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 58، 57)

## قویٰ سے کام لینا ضروری ہے

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہنے کا نام خدا پر بھروسہ ہے اسباب سے کام لینا اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا یہ بھی خدا تعالیٰ کی قدر ہے جو لوگ ان قویٰ سے کام نہیں لیتے اور منہ سے کہتے ہیں کہ ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں وہ بھی جھوٹے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔ اور اس کی عطا کی ہوئی قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اس طرح پر اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں۔ ایاک نعبد کے مفہوم سے دور جا پڑتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے اور ایاک نستعین کا ظہور چاہتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں جہاں تک ممکن اور طاقت ہو رعایت اسباب کرے۔ لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مشکل کشا قرار نہ دے بلکہ کام لے کر پھر تفویض الی اللہ کرے اور اس بات پر سجدات شکر بجالائے کہ اسی خدا نے وہ قویٰ اور طاقتیں اس کو عطا فرمائی ہیں۔

(الحکم 17- اپریل 1905ء)

## اللہ تعالیٰ پر بھروسہ تسکین دہ ہے

یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہ سکے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔ پھر اگر اسے موت آگئی تو ہرج کیا ہوا؟ مومن کے لئے تو موت اور بھی راحت رساں اور وصال یار کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اگلا جہان اس کے لئے ابدی راحت کا ہے۔ پس نری مصیبت خواہ بیماری کی ہو یا کسی اور قسم کی تکلیف عذاب کا موجب نہیں ہو سکتی بلکہ وہ مصیبت دکھ دینے والا عذاب ٹھہرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ نہ ہو۔ ایسے شخص کو البتہ سخت عذاب ہوتا ہے اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ موت ہی نہ آوے تو یہ خیال خام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو ناپائیدار قرار

دیا ہے۔ ایسے شخص کے لئے دوسرے جہان میں سخت دردناک جہنم ہوگا جس کے لئے اسے تیار رہنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد نمبر4 ص392)

## توکل نہ چھوڑو

انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہئے کہ توکل کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بدر کے موقع پر سخت اضطراب ہوا تھا۔ چنانچہ عرض کرتے تھے یارب ان اہلکت ہذہ العصابہ فلن تعبد فی الارض ابدا مگر آپ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفار کی صفت ہے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دور کر دیتا ہے۔ بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص133)

## اسباب پر بھروسہ نہ کریں

طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

اصل میں لوگ اس کے حقیقی علاج کی طرف سے تو بالکل غافل ہیں اور اور طرف ہاتھ پاؤں مارتے پھرتے ہیں مگر جب تک وہ اس کے اصل علاج کی طرف رجوع نہ کریں گے تب تک نجات کہاں؟ کوئی طبیبوں یا ڈاکٹروں کی طرف بھاگتا ہے اور کوئی ٹیکہ کے واسطے بازو پھیلاتا ہے کوئی نئے تجربہ اور نئی ایجاد کے درپے ہے۔ ہماری شریعت نے اگرچہ اسباب سے منع نہیں کیا بلکہ فیہ شفاء للناس سے معلوم ہوتا ہے کہ دواؤں میں خدا تعالیٰ نے خواص شفاء مرض بھی رکھے ہوئے ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ دواؤں میں تاثیرات ہوتی ہیں اور امراض کے معالجات ہوا کرتے ہیں مگر ان اسباب پر بھروسہ کر لینا اور یہ گمان کرنا کہ انہیں کے ذریعہ سے نجات اور کامیابی ہو جاوے گی یہ سخت شرک اور کفر ہے۔ بھروسہ اسباب پر ہرگز نہ چاہئے بلکہ یوں چاہئے کہ اسباب کو مہیا کر کے پھر بھروسہ خدا تعالیٰ پر کرنا چاہئے اور اگر وہ چاہے تو ان اسباب کو مفید بنا دے اور اسی سے پھر بھی دعا کرنی چاہئے کیونکہ اسباب پر نتائج مرتب کرنا تو اسی کا کام ہے اور یہی توکل ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ188)

## اصل (دعوت الی اللہ) توکل علی اللہ سے ہوتی ہے

مفتی محمد صادق صاحب کو فرمایا جبکہ انہوں نے مسٹر ویب کا ایک خط سنایا کہ:۔

ان کو لکھ دو کہ عمر گزرتی جاتی ہے جو کرنا ہے اب کر لو۔ دن بدن قویٰ کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ دس برس پہلے جو قویٰ تھے وہ آج کہاں ہیں؟ گزشتہ کا حساب کچھ نہیں۔ آئندہ کا اعتبار نہیں۔ جو کچھ کرنا ہو آدمی کو موجودہ وقت کو غنیمت سمجھ کر کرنا چاہئے۔ اب (دین) کی خدمت کر لو۔ اول واقفیت پیدا کرو کہ ٹھیک (دین) کیا ہے؟ (دین) کی خدمت جو شخص درویشی اور قناعت سے کرتا ہے۔ وہ ایک معجزہ اور نشان ہو جاتا ہے جو جمعیت کے ساتھ کرتا ہے اس کا مزا نہیں آتا، کیونکہ توکل علی اللہ کا پورا لطف نہیں رہتا اور جب توکل پر کام کیا جاوے تو خدا مدد کرتا ہے اور یہ باتیں روحانیت سے پیدا ہوتی ہیں۔ جب روحانیت انسان کے اندر پیدا ہو تو وہ وضع بدل دیتا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح پر صحابہؓ کی وضع بدل دی۔ یہ سارا کام اس کشش نے کیا جو صادق کے اندر ہوتی ہے۔ یہ خیالات باطل ہیں کہ کئی لاکھ روپیہ ہو تو کام چلے۔ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے جب ایک کام شروع کیا جاوے اور اصل غرض اس کے دین کی خدمت ہو تو وہ خود مددگار ہو جاتا ہے اور سارے سامان اور اسباب بہم پہنچاتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص287)

## مثالی توکل کی کیفیت

ایک دن مجلس مسیح موعود میں توکل کی بات چل پڑی، جس پر آپ نے فرمایا:۔

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں۔ جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔" اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ:۔

"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔" اور فرمایا:۔

"ان دنوں میں جبکہ دنیوی مقدمات کی وجہ سے والد صاحب اور بھائی صاحب طرح طرح کے ہموم و غموم میں مبتلا رہتے تھے وہ بسا اوقات میری حالت کو دیکھ کر رشک کھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے اس کے نزدیک کوئی غم نہیں آتا۔"

(ملفوظات جلد اول ص217، 216)

---

مکرم عبدالمجید صاحب

## محترم مستری عبدالغفور صاحب مرحوم

تقسیم ملک کے پُرآشوب زمانہ میں جب احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کو کچھ ایسے دیوانوں کی ضرورت تھی۔ جو اپنے تمام دنیوی علائق سے منقطع ہو کر صرف مقامات مبارکہ کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر کے رضائے الٰہی کو حاصل کریں۔ تو سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں 313 درویشوں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور صدق و وفا کا وہ نمونہ دکھایا۔ جس پر تاریخ احمدیت ہمیشہ فخر کرے گی۔

گلشن احمد کے یہ پھول اپنی اپنی طبعی عمر کے مطابق زینت چمن بن کر واپس ابدی گھروں کو لوٹتے رہے۔ ان میں جس ہستی کا ذکر خیر یہاں ہونا مقصود ہے وہ محترم مستری عبدالغفور صاحب ہیں مضبوط پہلوانی جسم۔ سانولا رنگ چہرے پر سادگی اور مسکراہٹ پر خلوص اور باوفا انسان تھے۔

تقسیم ملک کے وقت مقامات مبارکہ قادیان کی خدمت کا ولولہ دل میں لئے ایک عہد باندھ کر قادیان ٹھہر گئے تھے۔ اور بفضلہ تعالیٰ 27 سال تک اپنے عہد کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھا کر 3۔ اگست 1974ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

محترم مستری عبدالغفور صاحب مرحوم کی پہلی بیوی تقسیم ملک کے بعد فوت ہو گئیں۔ ان کے بطن سے دو لڑکے ہیں جو ربوہ میں قیام پذیر ہیں۔ خاکسار عبدالمجید اور مکرم نذیر احمد صاحب۔ دوسری شادی مستری صاحب نے راٹھ (یو۔پی) کے مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب کی ہمشیرہ فخر النساء صاحبہ سے کی۔ جو قادیان میں رہتی ہیں۔ ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

زمانہ درویشی میں سے اکثر حصہ مرحوم نے صدر انجمن احمدیہ قادیان پر بوجھ بنے بغیر گزارا۔ وہ اپنے آبائی پیشہ یعنی لوہار کا کام کر کے گذارہ چلاتے رہے۔ ان کا بایاں ہاتھ زمانہ درویشی میں ہی ایک مشین میں کام کرتے ہوئے کٹ گیا تھا۔ انگلیاں تو جڑ گئیں تھیں۔ لیکن ان میں ٹیڑھا پن آگیا تھا۔ اس کے باوجود یہ بدستور مستری کا کام کرتے رہے۔ اور بڑی ہمت کے ساتھ اپنا گذارا چلایا۔

مرحوم بہت خاموش۔ نرم دل اور شریف الطبع انسان تھے۔ اگست 1974ء میں کوئی سخت محنت کا کام کرتے ہوئے شدت گرمی کی وجہ سے بے حال ہو کر ڈاکٹر کے پاس پہنچے دوائی لی اور گھر چلے گئے۔ اچانک حالت بگڑ گئی اور کوئی طبی امداد پہنچنے سے قبل ہی خدا تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے۔ موصوف موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ نمبر9 میں دفن ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

---

تبصرہ

## جرمنی

مرتبین:
ظہیر احمد خالد - فرید احمد نوید

ماضی قریب میں پاکستان اور ہندوستان سے بڑی تعداد میں افراد نے جرمنی کی طرف ہجرت کی ہے اس وقت دونوں ملکوں کے باشندوں کی جرمنی میں آبادی قریباً ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہ کتاب مرتب کرنے کا مقصد بھی جرمنی سے اردو دان طبقے کو متعارف کروانا ہے۔ کیونکہ اگر ایک لاکھ کے لگ بھگ ہندو پاک کے لوگ جرمنی میں آباد ہیں تو ان کے کئی لاکھ عزیز و اقارب بھی اپنے عزیزوں کے توسط سے جرمنی سے ایک رابطہ رکھتے ہیں۔ اس طرح سے یہ کتاب جرمنی میں آباد اردو دان طبقے اور پاکستان اور ہندوستان میں موجود اردو دان طبقے کی ضرورتوں کو پوری کر سکے گی پونے دو سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب احمد اکیڈمی ربوہ نے شائع کی ہے۔

یہ کتاب جرمنی کا بھرپور تعارف فراہم کرتی ہے۔ زندگی کا شاید ہی کوئی گوشہ ایسا ہو جس پر روشنی نہ ڈالی گئی ہو۔ 8 کروڑ کی آبادی کا یہ ملک اگرچہ رقبے میں فرانس اور سپین سے چھوٹا ہے لیکن آبادی کے اعتبار سے روس کے بعد یہ یورپ کا دوسرا سب سے بڑا ملک ہے۔

کتاب کے مصنفین میں سے مکرم ظہیر احمد خالد صاحب دس سال سے جرمنی میں مقیم ہیں جس کی وجہ سے ان کو جرمنی اور جرمن قوم کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ موصوف اس سے قبل ایک میڈیکل ڈکشنری شائع کر چکے ہیں۔ اور ایک انگلش اردو جرمن ڈکشنری زیر طبع ہے۔ جبکہ مکرم فرید احمد نوید صاحب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ درس و تدریس کے شعبے سے منسلک ہیں۔

کتاب کے گیارہ ابواب ہیں۔ مضامین میں جرمنی کا عمومی تعارف رقبہ آبادی موسم جغرافیائی کیفیات، جرمنی کی تاریخ، جرمنی کے صوبے اور مشہور شہر، ذرائع نقل و حمل، ذرائع مواصلات اور ذرائع ابلاغ، معیشت و صنعت، معاشرتی تحفظ اور صحت عامہ انشورنس، خواتین اور نوجوان، مساوات کے نام پر عورت پر ظلم، مشرقی اور مغربی جرمنی کے نوجوانوں میں فرق، کھیلیں اور دیگر مشاغل، مشاہیر جرمنی جن میں گوئٹے، مارٹن لوتھر، آئن سٹائن، کارل مارکس اور ہٹلر وغیرہ شامل ہیں۔ اور آخری باب

باقی صفحہ 6 پر

مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ

# محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی یاد میں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کتنا سچا بلکہ کتنی صداقتوں کا جامع ہے۔ کہ "ولادت موت کی قاصد ہوتی ہے" بیکن نے سیدنا حضرت علیؓ کی ہی خوشہ چینی کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "اس کا پیدا ہونا موت کا سبب تھا بیماری تو بہانہ بنی"

موت ایک اٹل حقیقت ہے۔ ہر ذی حیات کے لئے لازم ہے۔ مگر اس حقیقت کو سمجھ لینے اور جان لینے کے باوجود بعض جانے والوں کا دکھ ایسا گہرا زخم لگا جاتا ہے جس پر مشکل ہی سے کبھی کھرنڈ بنتا ہے۔ اور بقول شاعر زخم کے بھرنے تک ناخن بھی تو بڑھ آتے ہیں۔

کچھ عرصہ سے صاجزادہ مرزا منیر احمد صاحب پسر حضرت "قمر" روحانی صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بیمار چلے آرہے تھے۔ اور عمر کے آخری حصے میں ربوہ میں ہی سکونت اختیار کر لی تھی۔ امسال گرمیوں کے موسم میں برادرم قریشی محمود الحسن صاحب اور میں انہیں ملنے کے لئے ربوہ گئے تو گو وہ سہارے سے ڈرائنگ روم میں خود چل کر تشریف لائے مگر ہم نے محسوس کیا کہ انہیں بیماری نے اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔

مگر پھر بھی ؎

اس کی رعنائی مرے قلب حزیں سے پوچھئے

وہ بہت دلیر نڈر بلند ہمت والے اور مضبوط قوت ارادی کے مالک تھے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے سہارے ہی زندگی کے دن گزار رہے تھے۔

باوجود شدید علالت کے ہم نے اس روز محسوس کیا کہ ان کے محبت کے دریا میں لہریں اٹھ اٹھ کر کناروں سے چھلک رہی ہیں۔ مگر ہم جو برسوں سے بے تکلف محبت اور شفقت کے نظارے دیکھنے کے عادی ہو چکے تھے۔ اس مختصر اور وہ بھی آزردہ خاطر کرنے والی ملاقات سے دل گرفتہ ہو کر اٹھ آئے۔ ربوہ میں آپ کی تشریف آوری کا علم ہوتا تو ربوہ پہنچ جاتے۔ اور جہلم میں ہوتے اور آتش فراق کی لو تیز ہو جاتی۔ تو دل کی لگی بجھانے کے لئے جہلم بھی کئی بار چلے گئے۔

محترم صاجزادہ صاحب میں ایک کمیاب خوبی تھی کہ اپنے خاندانی اور ذاتی بلند و بالا مقام و منصب سے نیچے اتر کر ہماری سطح پر آکر ہم سے پیار کرتے۔ اور یہ نزول ان کی طبیعت کے عین مطابق ہوتا تھا۔ اس میں کسی قسم کے تکلف کا دخل نہیں تھا۔ ہم راز و نیاز کی ان محفلوں کو اپنا اعزاز یقین کرتے تھے۔ اور جانتے تھے کہ یہ شخص کس باپ کا بیٹا ہے۔ اور کس دادے کا پوتا ہے۔ ہر بار ان کی گفتگو ہماری دنیاوی اور روحانی امراض کا شافی علاج بن جاتی تھی۔ ان کی کس کس خوبی اور احسان کا ذکر کیا جائے۔ اور کس کو چھوڑا جائے۔ ان کی رگوں میں وہ پاک خون گردش کر رہا تھا جو انہیں وراثت میں اس عالی مقام دادا سے عطا ہوا تھا۔ اور ہم وہ جن کی دین و دنیا میں کوئی بھی حقیقت نہیں تھی۔ بقول شاعر

ہاتھوں پہ بہہ رہی ہے لکیروں کی آب جو
قسمت کا کھیت پھر بھی ہے بنجر پڑا ہوا

میں صاجزادہ صاحب مرحوم کا یہ وصف بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ خطوط کا جواب دینے میں بڑی پابندی اور مستعدی کا اظہار فرماتے تھے۔ جب نظر کی خرابی یا دیگر علالتوں کے باعث لکھنے کے قابل ہی نہ رہے۔ تو خط املا کروا دیتے۔ اور نیچے اپنے دستخط ثبت کرتے مگر پھر ایسی صحت بگڑ گئی کہ دستخط بھی نہ کر سکتے تھے۔ نیچے نوٹ تحریر ہوتا۔ کہ محترم میاں صاحب نے یہ خط لکھوایا ہے۔ لیکن جواب ضرور آتا۔ جن میں اظہار محبت بھی ہوتا۔ دعائیں بھی ہوتیں۔ ملاقات کی خواہشات بھی۔ یہ بظاہر چھوٹی سی بات ہے مگر یہ بنیادی دینی خلق ہے۔ موصوف اس کا اہتمام فرماتے تھے۔

میں نے 1944ء میں انہیں قادیان میں دیکھا تھا۔ پاکستان میں آکر بلکہ ٹرانسپورٹ کے کاروبار میں جب داخل ہوئے تو سرگودھا میں قریبی تعارف پیدا ہوا۔ میں نے ان میں عالی خاندان کے اوصاف کریمانہ بہت کثرت سے مشاہدہ کئے اور یہ سب اس لئے تھا کہ "دبستان احمد" کے فارغ التحصیل تھے اور اس درس گاہ میں اعلیٰ اخلاق کریمانہ کا درس ملتا تھا۔ پھر اس باپ کی تربیت جو ایمان و ایقان اخلاق فاضلہ اور علم و آگہی کا بہت بلند مینار تھا۔ اسے خود عرش کے رب نے "قمر" کا لقب عطا فرمایا تھا۔ میں اس "موعود قمر" کی میٹھی ٹھنڈی چاندنی کے نور کی تفاصیل کا ذکر یہاں بیان نہیں کر سکتا۔ صرف اس نورانی وجود کی ایک شعاع نور کا تذکرہ کر کے آگے گزر جاؤں گا۔

تقسیم ملک کے بعد محترم صاجزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو دہلی کی دکان کے بدلے ایک دکان مال روڈ پر الاٹ ہوئی جو Y.M.C.A ہال کے ملحق چوک میں واقعہ تھی۔ نہ معلوم اس میں کیا کاروبار میاں صاحب نے شروع کیا۔ دکان کا نام ARSUCO تھا۔ اور غالباً یہی نام دہلی میں متروکہ دکان کا ہوگا۔ جب حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو اس دکانداری کا علم ہوا۔ تو آپ نے میاں منیر احمد صاحب کو بلا کر فرمایا۔ میاں رزق حلال کمانے کے لئے جو کاروبار تم کرنا چاہو بیشک کرو۔ مگر خیال رہے کہ میں حضرت مسیح موعود کے کسی فرزند کو کاؤنٹر پر بیٹھ کر فروخت کردہ مال کی قیمت وصول کرنے کے لئے بھی ہاتھ بڑھاتے دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

قارئین کرام غور فرماویں کہ قیمت وصول کرنے کے لئے ہاتھ بڑھانا وہ عرف عام میں ہاتھ پھیلانے والی بات ہرگز نہیں۔ مگر اس قمر روحانی کو اپنا حق لینے کے لئے بھی ہاتھ بڑھانا پسند نہیں تھا۔ پھر یہ ایک انفرادی مثل اس مقدس خانوادے کے ایک فرد کی ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس سے بہت عرصہ قبل کا ایک واقعہ محترم مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنے ابا جان سیدنا حضرت مصلح موعود کی سیرت کے اندرون خانہ حالات تحریر فرماتے ہوئے اپنی ایک تصنیف "یادوں کے دریچے" میں بیان کیا جو میں صاجزادہ صاحب موصوف کے الفاظ میں ہی پیش کرتا ہوں۔

"آپ کے ناک کی حس بہت تیز تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بھینس یا گائے کے دودھ کا ایک گھونٹ لے کر بتا دیتے تھے کہ جانور نے کون سا چارہ کھایا ہے۔ کسی قسم کی بدبو کی برداشت نہیں تھی۔ غالباً اسی لئے آپ عطر کا استعمال عموماً کرتے۔ اور اسی وجہ سے خود عطر بنانے کا شوق بھی فرماتے۔ جب کوئی نیا عطر بنتا تو اپنی بیویوں یا بچیوں کو بھی سنگھاتے اور پوچھتے کہ یہ عطر کیسا ہے۔ ایک دفعہ کوئی نیا عطر بنایا تو آپ نے ہماری بڑی بہن کو بلا کر کہا۔ کہ ہاتھ آگے کرو۔ میں یہ عطر تمہیں لگاتا ہوں پھر بتانا کہ یہ کیسا ہے۔ ہماری ہمشیرہ نے اپنی ہتھیلی آگے کی۔ تو فرمایا کہ اس طرح نہیں۔ اپنا ہاتھ الٹا کر کے میرے سامنے کرو۔ پھر عطر لگایا۔ اور فرمایا کہ سیدھا ہاتھ آگے کرنے سے مانگنے کی عادت پڑ سکتی ہے۔ جو میں اپنی اولاد میں برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک چھوٹی سی بات میں کتنا بڑا سبق دے گئے۔"

حسیں کہنے کو گو سارا جہاں ہے
مگر تجھ سا حسیں کوئی کہاں ہے

میں نے اس واقعہ کو اپنی کئی نجی محفلوں میں بیان کیا ہے اچھے پڑھے لکھے اور فہمیدہ لوگوں نے ہمیشہ اس باریک بینی اور گہری نگاہ سے تعلیم اخلاق فاضلہ پر حیرت اور تحسین آفرین کا برملا اظہار کیا۔

اوپر جو دو واقعات میں نے بھائیوں کی اس مقدس "جوڑی" کے تحریر کئے ہیں۔ اس سے دست دراز کرنے کے خلاف اور شان بے نیازی اور استغنا اور قناعت پسندی اور ہر حال میں رزاق ذوالقوۃ المتین آسمانی آقا کی رزاقی پر توکل کرنے کا جو دلکش اور دلفریب سبق بلکہ عملی نمونے ملتے ہیں۔ ان پر کسی تبصرے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

غالباً یہ حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی نصیحت ہی اپنا کام کر گئی۔ اور میاں منیر احمد صاحب نے اس دکانداری سے اپنا دامن چھڑا لیا۔ پھر ان دنوں ٹرانسپورٹ کا کاروبار بڑی شہرت رکھتا تھا۔ آپ نے طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے نام سے اس شعبے میں بھی تھوڑے عرصے میں بڑا نام پیدا کیا۔

مگر پھر شاید اس کاروبار کے ایسے نقائص سامنے آئے جو آپ کے خاندانی وقار اور عظمت کے منافی تھے۔ اسے چھوڑ چھاڑ کر "پاکستان چپ بورڈ" کے نام سے جہلم میں ایک فیکٹری قائم کی۔ اور پھر اس نے جو ترقیات کی منازل طے کیں۔ وہ اس عالی ہمت اولوالعزم برلاس جوان کی زیرکی دانش مندی اور بارگاہ الٰہی میں قبولیت کی واضح علامت ہیں۔

اور اس ادارے کے ساتھ سینکڑوں آدمیوں کا روزگار وابستہ ہے۔ جنہیں عزت اور وقار کے ساتھ معقول آمدنی ہو رہی ہے۔ اس طرح محترم میاں صاحب کی یہ کاوش انشاء اللہ ایک صدقہ جاریہ بن کر ان کی بلندی درجات کا موجب بنتی رہے گی۔ ہم نے میاں صاحب موصوف کو بہت قریب سے دیکھا۔ ان میں فیاضی دوستداری اور وفاشعاری اور ایمانی غیرت کے جذبات فراواں تھے۔ شجاعت اور ایمان لازم ملزوم ہیں۔ کوئی اللہ کا بندہ ہم نے بزدل نہیں دیکھا۔

بڑے بڑے فتنوں نے سر اٹھایا۔ میاں صاحب جہلم شہر سے بہت دور جنگل میں ڈیرہ ڈالے بیٹھے تھے۔ مخالفتوں کی آندھیاں آئیں مگر کیا مجال جو اس شیر دل شہزادے کے پائے استقامت میں ذرہ بھر لغزش آئی۔ وہ جہلم کے اونچے ٹیلے پر ایک چٹان کی صورت قائم رہا۔ حاسدوں اور بدخواہوں کو ناداری کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

وہ ایک عظیم شخص تھا۔ اسے شہرت یا نام و نمود سے نفرت تھی۔ اپنے عظیم مقاصد کے حصول کے لئے بہادری اور خاموشی کے ساتھ نتیجہ خیز جدوجہد جاری رکھی۔ اس فکری سقوط اور ذہنی جمود کے دور میں اس کا دم غنیمت تھا۔ وہ ایک غریب پرور باوفا دوست اور دینی غیرت رکھنے والا اور نہایت پیاری عادات اور خصائل کا مالک صاجزادہ تھا۔

ملک مصر کے شاعر شوقی نے سچ ہی تو کہا تھا۔

الناس صنفان موتیٰ فی حیاتھم
واخرون ببطن الارض احیاء

یعنی کچھ لوگ زندگی میں بھی مردوں کی طرح بیکار ہی ہوتے ہیں اور دوسرے زمین میں دفن ہو جاتے ہیں۔ پھر بھی زندہ رہتے ہیں۔ اور حضرت سلطان باہوؒ کا پنجابی کا قول بھی اسی مضمون کا ہے۔

"میں قربان اونھاں توں قبر جنھاں دی جیوے"

آخری ہفتہ عشرہ تو قومے میں رہے۔ میں ہر شام صاجزادہ مرزا انس صاحب کی کوٹھی پر فون کر کے حالت کا پتہ کرتا رہا۔ آخر یکم دسمبر 1999ء کو دوپہر کے وقت مجھے وہ خبر سنائی گئی جو کئی دنوں سے حقیقت بن کر مجھے ڈرا رہی تھی۔ پھر بھی میں اسے سننے کو تیار نہ تھا بے اختیار آنسو ٹپ ٹپ گرے۔ پھر شام کو ربوہ پہنچا میت کی زیارت کی۔

جنازہ میں شرکت کی۔ پھر دوبارہ الوداع کہنے کے لئے میت کے پاس گیا چہرے پر نور کی پھوار

دیکھی تو اپنی حالت غیر ہو گئی۔
طویل بیماری اور پھر کئی دن تک قوے کی حالت پر غور کیا۔ تو مجھے میاں صاحب کے والد بزرگوار ہاں وہی جن کی پیدائش سے بھی پہلے ان کے مقدس باپ کو ان کے بارہ میں بشارت عطا ہوئی تھی۔ ہاں وہی حضرت اماں جان کا "بشریٰ" ہاں وہی جو سلطان القلم کا وارث بنا۔ جس کے قلم سے موتی جھڑتے تھے۔ وہ قلم جو حکیم و علیم رب کے اشاروں پر چلتا تھا۔ اس کی ایک دعا سامنے آئی جو یوں ہے۔
"اے اللہ تیرے وہ سارے بندے جو احمدیت کی پاک لڑی میں محبت اور اخلاص کے ساتھ پروئے ہوئے ہیں... تو اس وقت تک ان سے موت روکے رکھ جب تک کہ تیری قدرت کا طلسمی ہاتھ انکو گناہوں سے پاک وصاف کر کے تیرے قدموں میں حاضر ہونے کے قابل بنا دے۔ تاکہ ان کی موت عروسی جشن والی موت ہو.... تیری اس عظیم الشان رحمت کی قسم ہے جو تیرے پاک مسیح کی بعثت کی محرک ہوئی۔ کہ تو ایسا ہی کر۔"

ایسے نادر وجود کے چلے جانے سے دل کی افسردگی اور پژمردگی ناقابل فہم نہیں پھر بھی اسے سمجھایا۔ کہ بڑا جاننے والا موجود ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے اسی کے چاہنے سے ہوتا ہے اپنی غلامانہ حیثیت کا تعین کر لیں۔ اور اس کے مالکانہ اور قادرانہ مقام کا صحیح ادراک ہو جائے تو رنج والم کیسا۔ اور اس پر اتنا دکھ کیوں کہ جو ہم نے چاہا تھا۔ وہ نہیں ہوا۔ جسمانی موت سے نہ خدا کا پیغامبر محفوظ ہے نہ وقت کا سکندر۔ نہ ظل سبحانی بچا۔ نہ کوئی تاجدار ہر ایک نے یہ جام پیا ہے۔ اس پر اللہ کا شکر بجا لاؤ کہ ہمارے پیارے میاں صاحب کا انجام بخیر ہوا۔ اللہ کریم و رحیم ان کو اپنے آباء کا قرب عطا فرمائے۔

میں غم زدہ بھی تھا۔ تھک بھی چکا تھا۔ سرشام واپس سرگودھا کا سفر شروع ہوا۔ اتنا سمجھانے بجھانے کے باوجود وحشت نے میرا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور تابش دہلوی سے ہم زبان ہو کر اپنی حالت کا یوں اظہار کیا۔

کوئی تمنا پاس نہیں ہے کوئی تصور ساتھ نہیں ہے
کیسے کٹے گی یہ شب ہجراں آج اکیلے شام سے ہیں

---

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر32586 میں**
Raheyu sri Wahyunah
بیوہ مکرم Adnan Syan پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت مارچ 1994ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-2-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر۔/100000 روپے۔ 2۔ ریفریجریٹر مالیتی۔/400000 روپے۔ 3۔ اثاثہ بیت مالیتی۔/2000000 روپے۔ 4۔ طلائی زیورات وزنی 32 گرام مالیتی۔/2000000 روپے۔ 5۔ ٹیلی ویژن 20 انچ مالیتی۔/500000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/5000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Rahayu Sri Whayunah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 ایچ عبدالغنی وصیت نمبر 24833 گواہ شد نمبر2 N.A.Supari وصیت نمبر26559۔

☆☆☆☆☆☆

**مسل نمبر32587 میں**
Nassim Bin Shams Taujoo
ولد Shams Taujoo پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماریشس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-6-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/F.F 3880 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جائے۔ العبد
Nassim Bin Shams Taujoo
ماریشس گواہ شد نمبر1 شمس تیجو وصیت نمبر25366 گواہ شد نمبر2 خلیل احمد تیجو وصیت نمبر24870۔

☆☆☆☆☆☆

**مسل نمبر32588 میں** محمد احسان شائق ولد مکرم محمد رمضان شائق قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر32 سال 8 ماہ بیعت پیدائشی ساکن نصیر آباد ربوہ حال شرق اوسط بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مردانہ کلائی گھڑی مالیتی۔/2000 روپے۔ 2۔ نقرئی انگوٹھی مالیتی۔/200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/845 ریال ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احسان شائق ربوہ حال شرق اوسط گواہ شد نمبر1 رانا سلیم احمد شرق اوسط گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالرؤف شرق اوسط۔

☆☆☆☆☆☆

**مسل نمبر32589 میں** محمد حبیب اللہ (انصاری) ولد محمد حمید اللہ صاحب انصاری قوم انصاری پیشہ انجینئر عمر 27 سال بیعت مارچ 1993ء ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2700 ریال ماہوار بصورت انجینئرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حبیب اللہ انصاری شرق اوسط گواہ شد نمبر1 ملک بشیر الدین خان وصیت نمبر20708 گواہ شد نمبر 2 سید نصیر احمد شاہ شرق اوسط۔

☆☆☆☆☆☆

**مسل نمبر 32590 میں** محمد عبید اللہ انصاری ولد محمد حمید اللہ انصاری قوم انصاری پیشہ انجینئرنگ عمر28 سال بیعت مئی 1993ء ساکن شرق اوسط بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4000 ریال ماہوار بصورت انجینئرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عبید اللہ انصاری شرق اوسط گواہ شد نمبر1 ملک بشیر الدین خان وصیت نمبر20708 گواہ شد نمبر 2 سید نصیر احمد شاہ شرق اوسط۔

**مسل نمبر32591 میں** عاصمہ آفتاب زوجہ آفتاب محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنبیلی مارکیٹ جھنگ صدر حال شرق اوسط بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ذمہ خاوند محترم۔/30000 روپے پاکستانی۔ 2۔ زیورات طلائی اٹھارہ تولہ مالیتی۔/6840 ریال۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 ریال ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جائے۔ الامتہ عاصمہ آفتاب جھنگ صدر حال شرق اوسط گواہ شد نمبر1 رانا سلیم احمد لاہور حال شرق اوسط گواہ شد نمبر2 آفتاب محمود خاوند موصیہ۔

---

بقیہ صفحہ 4

متفرقات کا ہے۔ جس میں دیوار برلن، جرمن گھر اور خاندان، شادی و وفات کی تقاریب، جرمن کھانے اور جرمن زبان کا ذکر ہے۔
کتاب کی طباعت دلکش ہے، سفید رنگ کا کاغذ خوبصورت مضبوط جلد اور جاذب نظر سرورق اور آخری صفحہ بیک ٹائٹل پر جرمنی کا نقشہ دیا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی دس ہمسایہ ملکوں سے گھرا ہوا ہے اور شمال کی طرف سمندر ہے جسے بحیرۂ شمال اور بحیرۂ بالٹک کہا جاتا ہے جرمنی کی 8 کروڑ آبادی میں 65 لاکھ غیر ملکی ہیں۔ جرمنی کے مخصوص قوانین نے 65 لاکھ مصیبت زدہ افراد کو اپنے ملک میں پناہ دی ہے جو اب ملک کی افرادی قوت کا فعال حصہ بن چکے ہیں۔ ایک عالمی جماعت ہونے کے ناطے بھی ہماری معلومات وسیع ہونی چاہئیں اور جرمنی کی حد تک یہ ایک مفید معلوماتی کتاب ہے۔ احباب سے فائدہ اٹھانے کی درخواست ہے۔
(ی۔س۔ش)

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم طارق محمود صاحب پانی پتی کی انجیو گرافی راولپنڈی میں گزشتہ روز کامیابی سے ہو گئی۔ مکرم ڈاکٹر بریگیڈئر مسعود الحسن نوری صاحب نے علاج کیا۔ احباب کرام سے اس مخلص خادم سلسلہ کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد عبدالمالک صاحب (عاصم جمالی) آف نیشنل بینک جھنگ کے دل کا بائی پاس آپریشن 6۔ مارچ کو لاہور میں کامیابی سے ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے موصوف کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد مبشر صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ بعارضہ بخار کھانسی اور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کاہلوں وہیروکے 433/ج۔ب ٹوبہ ٹیک سنگھ بوجہ شوگر اور دل کی تکلیف سے علیل ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم صغیر احمد صاحب قائد ضلع شیخوپورہ بوجہ ہارٹ اٹیک بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمود اللہ رشید صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الکلثوم صاحبہ زوجہ چوہدری داؤد احمد صاحب چک نمبرL-11-30/11 کی ریڑھ کی ہڈی کا کامیاب آپریشن النور ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔ آمین

## اعلان دارالقضاء

○ (مکرم افتخار احمد عارف صاحب ساکن مکان نمبر 25/16 دارالنصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 25/16 دارالنصر برقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے حقیقی بھائی مکرم سعید احمد ظفر صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم سعید احمد ظفر صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم افتخار احمد عارف صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ پروین اختر صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ شہناز اختر صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ مسرت ناہید صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ تسنیم کوثر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم کرنل منور احمد خان صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالرحیم خان صاحب)

مکرم کرنل منور احمد خان صاحب وغیرہ ورثاء مکرم چوہدری عبدالرحیم خان صاحب (ولد مکرم چوہدری غلام احمد خان صاحب) ساکنان 6۔ای ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ موصوف ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 24/10 محلہ دارالنصر غربی ربوہ برقبہ 19 مرلہ 6 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ موصوف کے بیٹے مکرم کرنل منور احمد خان صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم لئیق احمد خان صاحب (پسر)
2۔ مکرم کرنل منور احمد خان صاحب (پسر)
3۔ مکرم سجاد منصور خان صاحب (پسر)
4۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ آصفہ رشید صاحبہ (دختر)
6۔ محترمہ شاہدہ شاہین صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

## سیکرٹریان وقف نو متوجہ ہوں

○ ہر واقف نو بچے کی انفرادی فائل کی تکمیل بہت ضروری ہے۔ جس میں بچے کے مکمل کوائف۔ سکول کے نتائج اور دیگر قابل ذکر امور محفوظ ہوں۔

سیکرٹریان وقف نو سے درخواست ہے کہ وہ 30۔ جون 2000ء تک تمام واقفین نو کی انفرادی فائلیں مکمل فرمائیں۔

(وکیل وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## بازیافتہ انگوٹھی

○ ایک عدد چاندی کی انگوٹھی جو کہ مردانہ ہے بازار سے ملی ہے۔ جس کی ہو دفتر صدر عمومی ربوہ سے رابطہ کرے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیۂ خون
خدمت بھی عبادت بھی
(شعبۂ خدمت خلق)

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

## انڈونیشیا میں فرقہ وارانہ فسادات

انڈونیشیا کے فساد زدہ صوبے ملاکو میں فرقہ وارانہ جھگڑوں میں 30۔ افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ ہالمیرہ اور شمالی ملاکو میں پھوٹنے والے فسادات میں 3۔ افراد اس وقت مارے گئے جب ایک دیہات کے لوگوں نے دوسرے دیہات پر حملہ کر دیا جبکہ بعد میں دیگر دو دیہات کے لوگوں کے درمیان چھریوں اور خنجروں کی لڑائی سے 27۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ گذشتہ سال سے اب تک دو ہزار افراد فرقہ وارانہ فسادات کی نذر ہو چکے ہیں۔ انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمان واحد نے اپنی افواج کو حکم دیا ہے کہ وہ مشرقی یا مغربی تیمور سے حملہ آور ہونے یا سرحد پار کرنے والی ملیشیا کے خلاف ایکشن لیں۔

## نارویجن وزیراعظم مستعفی

ناروے کے وزیراعظم نے پارلیمنٹ میں اعتماد کا ووٹ حاصل نہ کر سکنے پر استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کی تین پارٹیوں کی مخلوط اقلیتی حکومت کو ملک میں گیس سے چلنے والے بجلی گھروں کی تعمیر کی ایک تجویز پر اپوزیشن نے شکست دے دی تھی۔ مستعفی وزیراعظم نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ فضائی آلودگی کا خاتمہ ہماری ماحولیاتی پالیسی کا بنیادی حصہ ہے اور ہمارے لئے اس کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ ان کا استعفیٰ شاہ ہیرلڈ کو پیش کر دیا گیا۔

## آک لینڈ کے ایک ہوسٹل میں آگ

آک لینڈ کے علاقے ٹووالو میں ایک سکول کے ہوسٹل میں آگ لگنے سے 18۔ طالبات اور ایک وارڈن ہلاک ہو گئی۔ تفصیل کے مطابق ہوسٹل میں 36 طالبات سو رہی تھیں کہ جلتی ہوئی موم بتی کے باعث لکڑی کے ہوسٹل میں آگ بھڑک اٹھی۔ ہوسٹل کے دروازے مقفل تھے اس لئے طالبات جان بچانے کے لئے باہر نہ نکل سکیں۔ 18۔ لڑکیاں جو زندہ بچ جانے میں کامیاب ہوئیں وہ ایک دروازہ جل کر گر جانے کے باعث بھاگ نکلی تھیں۔ ہوسٹل کی وارڈن لڑکیوں کو بچانے کی کوشش میں زندگی ہار گئی۔

## بھارت سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرے

امریکہ نے ایک بار پھر کہا ہے کہ امریکی حکومت کے علاوہ جاپان، یورپی یونین اور جنوبی افریقہ کی بھی شدید خواہش ہے کہ بھارت جلد از جلد جوہری تجربات پر پابندی کے جامع سمجھوتے پر دستخط کرے۔ بھارت میں امریکی سفیر رچرڈ سلیٹ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ بیان جاری کیا۔

## کیمونسٹ پارٹی کے دفتر پر قبضہ

یوکرائن کے دارالحکومت کیف میں کیمونسٹ پارٹی کے ہیڈ کوارٹر پر قوم پرستوں کے ایک گروپ نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور دھمکی دی ہے کہ مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو پارٹی کے ہیڈ کوارٹر کو بم سے اڑا دیا جائے گا۔ پولیس نے ہیڈ کوارٹر کو گھیرے میں لے لیا ہے۔

## پاکستان کی امداد جاری رہے گی

فرانسیسی سفیر یانیک جیراؤ نے کہا ہے کہ پاکستان میں حکومت سازی پاکستان اور فرانس کے تعلقات پر اثر انداز نہیں ہوگی اور فرانس پاکستان کی امداد جاری رکھے گا۔ اور اسے جوہری اسلحہ پر پابندی کے جامع سمجھوتہ پر حکومت پاکستان کی طرف سے دستخط کئے یا نہ کئے جانے سے منسلک نہیں کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پابندی کے جامع سمجھوتہ پر تمام ملکوں کو دستخط کرنا چاہئیں۔ کیونکہ اس سے عالمی امن کے قیام میں مدد ملے گی۔

## اولمپک ہاکی کوالیفائنگ راؤنڈ میں پاکستان کی فتح

پاکستان نے اولمپک فیلڈ ہاکی کوالیفائنگ ٹورنامنٹ میں گروپ بی کے اپنے پہلے میچ میں سوئٹزرلینڈ کو تین کے مقابلے میں سات گول سے ہرا دیا۔

## آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیان ٹیسٹ سیریز

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیان تین میچوں کی ریکارڈ ساز ٹیسٹ سیریز 11۔ مارچ سے شروع ہوگی۔ آسٹریلیا کو مسلسل آٹھ ٹیسٹ میچوں میں فتح کا 80 سال پرانا عالمی ریکارڈ برابر کرنے کیلئے پہلا ٹیسٹ جیتنے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ دوسرا ٹیسٹ بھی جیت گیا تو نیا عالمی ریکارڈ بن جائے گا۔ جبکہ نیوزی لینڈ کی کرکٹ ٹیم کے کوچ ڈیوڈ ٹریسٹ نے کہا ہے کہ ان کی ٹیم آسٹریلیا کو ٹیسٹ میچوں میں مسلسل فتوحات کا ریکارڈ نہیں بنانے دے گی۔

## سابق ترک وزیراعظم کو ایک سال قید کی سزا

ترکی کی ایک عدالت نے سابق وزیراعظم نجم الدین اربکان کو نسلی و مذہبی منافرت کو ہوا دینے کے جرم میں ایک سال قید کی سزا دی ہے۔ یہ سزا ان کو 6 سال قبل انتخابی مہم کے دوران دیئے گئے بیانات پر سنائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ 1998ء میں انہیں 5 سال کے لئے سیاست میں حصہ لینے سے روک دیا گیا تھا۔

# ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 11 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 13۔مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-17
منگل 14۔مارچ۔ طلوع فجر۔ 4-57
منگل 14۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-19

## نواز شریف کے وکیل کو قتل کر دیا گیا

نواز شریف کے خلاف مقدمہ طیارہ سازش کیس میں سرگرم وکیل اقبال رعد کو گزشتہ روز ان کے دفتر واقع کراچی میں گولیوں کی بوچھاڑ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ ان کے ساتھ ایک اور وکیل اور چپڑاسی بھی جاں بحق ہو گیا۔ 3 دہشت گردوں نے اقبال رعد کے دفتر میں گھس کر فائرنگ کی۔ واردات دوپہر کے وقت ایک بجکر 35 منٹ پر پیرا ڈائز چیمبر میں واقع ان کے دفتر میں ہوئی۔ حملہ آور کلاشنکوف اور ٹی ٹی پستولوں سے مسلح تھے۔ چار افراد سوزوکی پر آئے تین اتر کر دوسری منزل پر واقع ان کے دفتر گئے پہلے اقبال رعد اور پھر دیگر دو افراد پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ تینوں قاتل سیڑھیوں کے ذریعے نیچے اترے اور پہلے سے سٹارٹ گاڑی میں فرار ہو گئے۔ دو حملہ آوروں نے شلوار قمیض اور ایک نے پینٹ شرٹ پہن رکھی تھی۔ دوسرے مقتول سندھ ہائی کورٹ کے سابق جج حسین عادل کھتری مرحوم کے صاحبزادے شہزاد کھتری تھے۔ ملازم کا نام غلام عباس تھا۔

## جنرل مشرف نے رپورٹ طلب کر لی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے اقبال رعد کے قتل کی رپورٹ طلب کر لی ہے۔ تفتیش تجربہ کار افسروں کے سپرد کر دی گئی ہے۔ ملزموں کے حلیے کے خاکے جاری کر دیئے گئے۔ جنرل مشرف نے کہا کہ اقبال رعد کے قتل کا مقصد مخصوص مفادات کا حصول ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ وقت ضائع کئے بغیر دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے اقدامات کئے جائیں۔

## قتل میں را ملوث ہے

گورنر سندھ ائرمارشل عظیم داؤد پوتا نے قتل میں را کو ملوث قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واردات صدر کلنٹن کے دورہ سے قبل پاکستان کو بدنام کرنے کیلئے کی گئی ہے چیف ایگزیکٹو کے مشیر جاوید جبار نے کہا کہ قتل میں وہ لوگ ملوث ہیں جنہیں نواز شریف کے خلاف مقدمے پر تشویش تھی۔ واقعہ کلنٹن کے دورہ پاکستان کی راہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش ہے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ وفاقی وزیر اور اٹارنی جنرل نے کہا کہ اقبال رعد کا قتل پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ جس کا مقصد امریکی صدر کو یہ پیغام دینا ہے کہ پاکستان ایک دہشت گرد ملک ہے۔

## کئی روز سے دھمکیاں مل رہی تھیں

مسلم لیگی لیڈر راجہ ظفر الحق نے کہا ہے کہ اقبال رعد کو کئی روز سے دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ انہوں نے بین الاقوامی خبر رساں ایجنسی رائٹر سے گفتگو کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

## یہ قتل حکومتی ناکامی ہے

مسلم لیگ نے کہا ہے کہ اقبال رعد کا قتل حکومتی ناکامی ہے۔ سپریم کورٹ تحقیقات کرائے۔ حکومت نے استغاثہ کے گواہوں کی حفاظت کی۔ اسے نواز شریف کے وکلاء کا بھی تحفظ کرنا چاہئے تھا۔ مسلم لیگی لیڈر سید ظفر علی شاہ نے کہا کہ یہ قتل کسی ایجنسی کا کام ہی ہو سکتا ہے۔

## عالمی بریکنگ نیوز

نواز شریف کے وکیل کے قتل کی خبر عالمی ذرائع ابلاغ نے بطور بریکنگ نیوز (فوری اور انتہائی اہمیت کی خبر) دی۔ سی این این' بی بی سی اور دیگر عالمی ذرائع ابلاغ نے کئی منٹ اس خبر پر صرف کئے۔

## رعد نے اہم دستاویزات حاصل کرنے کا دعویٰ کیا تھا

اقبال رعد نے ایسی دستاویزات حاصل کرنے کا دعویٰ کیا تھا جس سے وہ طیارہ کیس میں کافی بہتر پوزیشن میں آ گئے تھے۔ عالمی اداروں نے اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ ان دستاویزات سے نواز شریف کی پوزیشن مضبوط ہو جاتی تھی۔ یہ واردات جنرل مشرف کے لئے بڑا امتحان ہے۔ طیارہ کیس پر اثر پڑے گا۔ بعض تبصرہ نگاروں نے کہا ہے کہ اس سے نواز شریف کو دھچکا لگا ہے۔ بعض دیگر حلقوں کے مطابق اس واقعے کا تعلق امریکی صدر کلنٹن کے دورے سے بھی ہے۔

## وائٹ ہاؤس کی طرف سے مذمت

امریکہ نے نواز شریف کے وکیل اقبال رعد کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے اسے تشدد کی گھناؤنی کارروائی قرار دیا ہے۔ تاہم کہا ہے کہ اس سے کلنٹن کا دورۂ پاکستان متاثر نہیں ہوگا۔

## کلنٹن کا دورہ رکوانے میں ناکامی پر واردات

حکومت پاکستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ اقبال رعد کا قتل وحشیانہ کارروائی ہے صدر کلنٹن کا دورہ رکوانے میں ناکامی پر واردات کی گئی ہے۔ تفتیش کی جائے گی کہ یہ قتل نواز شریف کے مقدمہ کے علاوہ ذاتی مفادات پر تو مبنی نہیں۔ یہ مکروہ جرم اس لئے کیا گیا کہ حقائق سے توجہ ہٹائی جا سکے۔

## بتائیں کیسے راہ راست پر لایا جائے

سپریم کورٹ میں 12۔اکتوبر کے اقدام کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کی سماعت کے دوران چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا "بتائیں موجودہ حکومت کو کس طرح آئینی راستے پر لایا جائے" صفائی کے وکیل خالد انور نے اپنے دلائل میں کہا کہ عدالت کوئی ایسا فیصلہ صادر نہ کرے جس سے اس کے اختیارات میں کمی کا گمان ہو۔ یہ نیک شگون نہیں ہوگا۔ عدلیہ اپنی غیر جانبداری منوائے۔ انہوں نے کہا کہ نظریہ ضرورت کے تحت ہٹلر آمر بن گیا۔ حکومت کو نظریہ ضرورت کے تحت آئین اور مقننہ سے بالاتر بنا دیا جائے تو تباہی کے سوا کوئی نتیجہ نہیں ہوگا۔

## ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کا تقرر چیلنج

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اللہ نواز کا تقرر سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا درخواست میں کہا گیا ہے کہ ججوں کے تقرر کے بارے میں فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ سنیارٹی کے اصولوں کو مدنظر رکھا جائے جسٹس اللہ نواز اس فیصلے کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔

## فوجی اقتدار کو تقویت نہیں ملے گی

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن کے دورۂ پاکستان سے فوجی اقتدار کو تقویت نہیں ملے گی۔ ہندوستان ٹائمز کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ امریکی صدر نے جمہوریت کے حوالے سے کوئی مضبوط بیان نہیں دیا۔ انہوں نے صدر کلنٹن کے نام ایک خط میں لکھا کہ جنوبی ایشیا سے غربت' اسلحے کا خاتمہ اور کشمیر کا بحران حل کرائیں۔

## کشمیر کیلئے نہیں امریکہ کیلئے

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن مسئلہ کشمیر کے لئے نہیں بلکہ امریکی مفادات کی خاطر جنوبی ایشیا جا رہے ہیں۔ امریکہ جنوبی ایشیا میں جنگ کی دھمکیاں ختم کرانا' پاکستان میں بحالی جمہوریت' دہشت گردی کا خاتمہ' ہتھیاروں کی دوڑ کم کرانا اور خطے میں امن و سلامتی کی فضا بحال کرانا چاہتا ہے۔ محکمہ خارجہ کے ترجمان جیمز روبن نے کہا ہے کہ بھارت جو چاہے تاثر دے پاکستان اور پاکستانی عوام امریکہ کے دوست ہیں۔ اسی وجہ سے کلنٹن نے دورۂ پاکستان کا فیصلہ کیا ہے۔

## میرا گھر سکیم 24 پراجیکٹ ختم

وفاقی کابینہ نے میرا گھر سکیم کے 24 پراجیکٹ ختم کر دیئے ہیں جبکہ 18 پر کام شروع کرا دیا ہے۔ 15 ماہ میں کام مکمل ہوگا۔ لوگوں کو فلیٹس کی تقسیم کمرشل بنیادوں پر ہوگی۔ کم آمدنی والے افراد کیلئے بھی نظر ثانی کی جائے گی۔

## آئین سے زیادہ پاکستان عزیز ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ مجھے آئین سے زیادہ پاکستان عزیز ہے۔ دستور کی موجودگی میں ملک کو کچھ ہو جائے تو مجھے ایسے آئین سے کیا غرض ملک نہ رہے تو آئین کس کام کا ہے؟

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز
قمر جیولرز
گولبازار ربوہ
پروپرائٹر: میاں قمر لطیف
فون 589-04524

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون-647434

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد
گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 213100

رقبہ و باغ برائے فروخت
موضع کوٹ امیر شاہ ملحقہ ربوہ میں بہترین جنت نظیر موقع پر واقع تقریباً 13 ایکٹر مختلف اقسام کے پھلوں سے آراستہ باغ اور ملحقہ تقریباً 10 ایکٹر زرعی اراضی جس میں 4 ایکٹر آباد اور 6 ایکٹر غیر آباد بھی برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ ربوہ۔ راجہ رفیق احمد۔ فون 771-04524
رابطہ چنیوٹ۔ نادر علی زیدی 334839-0466
رابطہ لاہور۔ طاہر زیدی
042-7463801-7461596

CPL No. 61